3895 ـ خطرناك كھيل كھيلنے كا حكم

سوال

خطرناك كھيل اور ورزش مثلا بلند رسى پر چلنا، اور اونچى اور بلند جگھوں سے چھلانگ لگانا، اور سانپوں كے پنجرے ميں بند ہونا وغيره كا حكم كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

جس طرح شريعت اسلاميہ نے اپنے بدن اور جسم كا خيال ركھنے اور اس كى ديكھ بھال كا حكم ديا ہے، اسى طرح بدن كو كسى بھى قسم كا نقصان اور ضرر دينا بھى حرام كيا ہے.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" نہ تو كسى كو نقصان اور ضرر پہنچاؤ، اور نہ ہى خود نقصان اٹھاؤ "

اسے ابن ماجہ نے كتاب الاحكام حديث نمبر (2332) اور امام احمد نے حديث نمبر (2719) اور امام مالك نے موطا حديث نمبر (1234) ميں روايت كيا ہے.

علماء كرام نے خطرناك كھيل اختيار كرنے ميں كلام كى ہے:

فقہ حنفى كى كتاب " الدر المختار " كے مصنف كہتے ہيں:

(... اور اسى طرح ہر ماہر شخص جو اپنى سلامتى كو قائم ركھ سكتا ہو خطرناك كھيل مثلا تيرانداز پر تير پھينكنا، اور سانپ كا شكار كرنا كھيل سكتا ہے ...).

ديكھيں: الدر المختار (6 / 404).

پہلى شرط:

مہارت و تجربہ اور اس طرح كے كھيل كو اچھى طرح سمجھنا، اور يہ مہارت و تجربہ بار بار كھيلنے اور كثرت كے ساتھ مشق كرنے سے ہى حاصل ہوگى، اور اتنى ٹريننگ كى جائے كہ اچھى طرح مہارت حاصل ہو جائے، اور اگر اسے سيكھنے اور ٹريننگ كرنے كى بنا پر كوئى فرض ضائع ہوتا ہو يا پھر كوئى سنت ختم ہو رہى ہو، يا مندوب رہ

جائے تو پھر یہاں حرام ہونے کا قول ہی کہا جائیگا، لیکن اگر تربیت و ٹریننگ اس کے بغیر ہو تو پھر یہ جائز ہے، اور اسی طرح اس کو دیکھ کر تفریح حاصل کرنا بھی جائز ہو گا.

دوسری شرط:

کھلاڑی کے غالب گمان اپنی سلامتی ہو، اور اگر عدم سلامتی کا ہلکا سا گمان ہو، یا پھر سلامتی میں شك ہو تو اس وقت یہ کھیل حرام ہو گا، کیونکہ یہ اسے ہلاکت میں ڈالنے کی طرف لے جانے کا باعث ہے، اور ہمیں اللہ تعالی نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع فرمایا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو البقرۃ (195).

تیسری شرط:

وہ کھیل مال پر نہ ہو، کیونکہ اس طرح کے لہو و لعب میں عوض رکھنا حرام ہے، اس لیے کہ یہ ناحق لوگوں کا مال کھانا شمار ہوتا ہے، جبکہ اس وقت کوئی فائدہ بھی حاصل نہیں ہوگا.

دیکھیں: بغیۃ المشتاق فی حکم اللھو و اللعب و السباق صفحہ نمبر (156 - 157).

میں کہتا ہوں: اور باقی سب اوقات کو چھوڑ کر اسے خوشی سرور کے ایام کے ساتھ مقید کرنا ایسی شرط ہے جو سابقہ شروط میں درج ہونا متعین ہے، اس اعتبار سے کہ اس قول کے صحیح ہونے کی جو دلیل - مسجد میں بعض حبشیوں کا کھیلنے والی بعض روایات سے - دی گئی ہے، تو وہ ایام عید کے ساتھ مقید ہے، اور سب خوشی و شرور کے مواقع اسی معنی میں آتے ہیں.

اور اسی طرح اس کے جائز ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ وہاں مرد و عورت کا اختلاط نہ ہو، اور کھلاڑیوں کا ستر بھی ننگا نہ ہو، اور جادو والے کھیل منع ہوں.